پدم شری پروفیسر نذیر احمد صاحب
شخصیت اور علمی و ادبی خدمات

پدم شری پروفیسر نذیر احمد صاحب آسمان ادب کے وہ درخشندہ ستارے ہیں جن کی ضیا پاشیوں سے سالکان ادب صدیوں تک فیض یاب ہوتے رہیں گے۔ جناب پروفیسر نذیر احمد صاحب کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں البتہ نئے دانشمندوں اور محققین کیلئے ان کی سوانح عمری کا جاننا ان کی تحقیق کا ایک حصہ ہے۔

پروفیسر نذیر احمد صاحب ۳ جنوری ۱۹۱۵ء کو ضلع گونڈا (اتر پردیش) کے ایک گاؤں کولی غریب (غرہ) میں پیدا ہوئے۔ تاریخ میں واضح ہے کہ اس عجیب و غریب نام والے گاؤں کو آج سے ساڑھے پانچ سو سال قبل دو بھائیوں کلومیاں اور میاں جی نے بسایا تھا۔ نذیر صاحب نے ابتدائی تعلیم اسی گاؤں کے قریب ایک پرائمری سکول میں حاصل کی بعد ازاں ۱۹۳۰ء میں مڈل امتحانات پاس کیا۔ مزید تعلیم کیلئے گونڈا شہر تشریف لائے اور ۱۹۳۴ء کو ہائی اسکول اول درجے سے پاس کیا اور ریاضی میں ممتاز رہے۔ ہائی اسکول کے بعد اب لکھنو تشریف لائے جہاں کرسچن کالج سے ۱۹۳۵ء میں منشی کا امتحان اول درجے سے مکمل کیا۔ اسی کالج میں انٹر میڈیٹ امتحان میں بھی شریک ہوئے اور ۱۹۳۶ء میں پاس کیا۔ اسی سال انہوں نے لکھنو یونیورسٹی میں بی۔ اے آنرز (فارسی) میں تین سالہ ڈگری کیلئے داخلہ لیا اور ۱۹۳۹ء کو اول درجے میں پہلی پوزیشن سے مکمل کیا۔ ۱۹۴۰-۴۱ء کو انہوں نے ایم۔ اے بھی اول درجے میں پاس کیا۔ اس امتحان کو امتیازی

Scanned with CamScanner

حیثیت سے پاس کرنے پر لکھنو یونیورسٹی نے دو طلائی تمغے اور مزید اعلیٰ تعلیم کیلئے وظیفے کا حقدار قرار دیا۔ چنانچہ نذیر صاحب نے اسی دوران پی۔ ایچ۔ ڈی داخلہ لے لیا اور پروفیسر مسعود حسین رضوی صاحب کے زیر نگرانی کام شروع کیا۔ ان کی تحقیق ظہوری ترشیزی کے بارے میں تھی۔ پانچ سالوں کی عرق ریزی سے انہوں نے اپنا پاینامہ مکمل کیا، جس پر ۱۹۴۵ء میں لکھنو یونیورسٹی سے پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری دی گئی۔ اس کے بعد بھی نذیر صاحب نے اپنی تحقیق جاری رکھی اور عادل شاہی عہد کے قابل قدر شعراء پر ایک مفصل اور گراں قدر تحقیقی کام انجام دیا جس پر لکھنو یونیورسٹی نے ڈی لٹ کی ڈگری دی۔

فارسی ادب میں تحقیق کے ساتھ ساتھ ہی انہوں نے اردو ادب کو بھی اپنی ضیا پاشیوں سے نوازا اور ان آخری دو اعلیٰ مرتبہ ڈگریوں کے بعد ابراہیم عادل شاہ کی کتاب ''نورس'' کو اپنی تحقیقی ہدف بنایا اور ہر زاویے میں اس کی بہترین تحقیق کی جس پر انہیں ۱۹۵۶ء میں اردو شعبے سے ڈی لٹ کی ڈگری سے سرفراز کیا گیا۔

۱۹۵۵ء کو نذیر صاحب ایران گئے تھے جہاں پر انہوں نے تہران یونیورسٹی میں ایک سالہ ڈپلوما میں داخلہ لیا جس میں انہوں نے پہلوی، خط میخی، فارسی قدیم تاریخ اور فارسی جدید وغیرہ کا ڈپلوما حاصل کیا۔ لیکن اس مصروفیت اور بیرون ملک رہنے کے باوجود بھی انہوں نے ''نورس'' پر اپنا مطالعہ جاری رکھا۔

جس زمانے میں نذیر صاحب نے ایم۔ اے پاس کیا تھا اس زمانے میں عربی فارسی کے اعلیٰ تعلیم یافتہ حضرات کو بآسانی یونیورسٹی یا کالجوں میں تقرری نہیں ہوتی تھی اور یونیورسٹی اور کالج بھی مختصر ہی تھے، عربی فارسی کی تقرری کا تو سوال ہی نہیں تھا۔ اس لئے کچھ یہی نذیر صاحب کے ساتھ بھی ہوا تھا۔ انہوں نے ایم۔ اے کے بعد ۱۹۴۰ء میں دیوریا گورنمنٹ اسکول میں معلّمی کی تقرری ہوئی۔ اڑھائی سال بعد یہاں سے بستی تبادلہ ہوا۔ ۱۹۵۰ء تک معلّمی کے فرائض کو تن دہی سے انجام دیا۔ ان دس برسوں میں برابر مطالعہ اور تحقیق میں بھی مصروف رہے اور پی۔ ایچ۔ ڈی اور ڈی لٹ دو دو زبانوں میں حاصل کیں۔

ڈی لٹ ڈگری حاصل کرنے کے بعد نذیر صاحب ۱۹۵۰ء میں لکھنو یونیورسٹی میں

Scanned with CamScanner

لیکچرار کی حیثیت سے شعبہ فارسی میں مقرر ہوئے۔ سات سال اسی شعبے میں گذارنے کے بعد علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں ۱۹۵۷ء کو تاریخ ادب اردو میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر کی حیثیت سے مقرر ہوئے۔ ایک سال اس فریضہ کو انجام دینے کے بعد ۱۹۵۸ء کو شعبہ فارسی میں ریڈر کی حیثیت سے مقرر ہوئے۔ تقریباً ڈیڑھ سال کے بعد ہی مولانا ضیاالدین احمد بدایونی کے انتقال کے بعد انہیں پروفیسر اور شعبے کا صدر بنا دیا اور ۱۹۷۷ء تک یونیورسٹی کے کئی اعلیٰ عہدوں پر فائز ہوئے اور اسی سال یعنی ۱۹۷۷ء کو شعبے سے سبکدوش ہوئے۔

فارسی زبان وادب کی تحقیق کا ایک نیا سانچہ جس طرح علامہ قزوینی، محمود شیرانی اور قاضی عبدالودود نے شروع کیا تھا اس کی داغ بیل کو مزید نذیر صاحب نے پروان چڑھایا ہے۔ ان کی تحقیق وتلاش کے کئی زاویے ہیں۔ جس سے کئی آگہی بخش انکشافات نکلتے ہیں جو بے حد مفید ہیں۔ ان کا تحقیقی سرمایہ مقدار و معیار دونوں اعتبار سے وقیع ہیں۔ ان کے تحقیقی مضامین میں تنوع بھی ہے۔ انہوں نے جو کچھ بھی لکھا ہے وہ ان کی سچی کاوش، مخلصانہ غور وخوض وتامل کا آئینہ دار ہیں۔ ہندوستان کے دو اہم شاعر حمید لویکی، سراجی خراسانی کی تصحیح وتدوین بہت ہی اعلیٰ ومحققانہ نظریے سے کئے ہیں۔ مکاتیب سنائی اور دیوان حافظ کے قدیم ترین نسخے کو مہیا کر کے اسے انتقادی نظریے سے دیکھا اور مرتب کیا۔ یہی نہیں بلکہ پروفیسر موصوف مکتوب شناسی کے میدان میں بھی ان کا مقام بلند و روشن منارے کی مانند ہے۔ ان کے بعد کے راہ رواں علم وادب نے ان کی روشنی و زیاپاشیوں سے فیض یاب کیا۔ اس کی زندہ مثال ہندوستان میں لکھی جانے والی قدیم ترین فرہنگ ''فرہنگ قواس'' کو اپنی تحقیقی کارناموں سے ترتیب وتصحیح دیکر ایران سے شائع کی۔ ''فرہنگ زفان گویا'' کی تالیف بھی ان ہی کی محنتوں وکاوشوں کا نتیجہ ہے۔ ''لسان الشعرا'' بھی انتقادی نظریے سے مرتب کیا۔ انہوں نے پہلے ''لسان الشعرا'' کو اپنے مطالعے کا موضوع بنایا تھا جب اس کتاب کے ہر زاویے پر انتقادی نظریے سے تحقیق کی تو انہیں اس تحقیق کی بدولت دو اور فرہنگوں کے بارے میں کچھ ضروری اطلاعات ملی اور اسی کتاب کی ترتیب کے بعد انہوں نے یکے بعد دیگرے فرہنگ قواس اور فرہنگ زفان کو بھی اپنی تحقیق کا موضوع بنایا اور بخوبی انجام تک پہنچایا۔ علاوہ ازیں

Scanned with CamScanner

پروفیسر موصوف نے گونا گوں موضوعات پر تحقیقی مقالات لکھے جو دنیا کی تقریباً ہر معروف رسالے میں چھپ کر سامنے آئے جن کی تعداد تقریباً ۸۰۰ سے زاید ہیں۔

معروف مصنف و محقق آقای سید نفیسی کی ملکیت میں سراج الدین خراسانی کے دیوان کا قدیم ترین نسخہ تھا جو شاعر کے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا۔ فاضل محقق نے یہ نسخہ آقای سید نفیسی سے حاصل کیا اور اس کا تنقیدی متن مرتب کیا۔ جو برسوں پہلے دانشگاہ اسلامی علی گڑھ سے شائع ہوا تھا۔ سراج الدین خراسانی چھٹی اور ساتویں صدی ہجری کے معروف شاعر تھے اور دہلی شاہی دربار کے اولین شاعر تھے۔ ان کی تخلیق پر بہت اعتراضات آئے تھے کیونکہ بہت سے تذکرہ نگاروں نے ان کے بارے میں غلط لکھا تھا مگر پروفیسر موصوف نے بہت ہی باریکی سے ان پر تحقیق کی اور ان کے ذاتی قلمی نسخے سے تمام اطلاعات کو سامنے لایا۔ سید نقی نے سید سراج الدین خراسانی کو اپنی کتاب ''تاریخ نظم و نثر در ایران'' میں سرابی کو ساتویں صدی کا شاعر مانا اور اسے دوسری جگہ آٹھویں صدی کا شاعر مانا ہے جبکہ فاضل محقق نے اس پر بہت ہی باریکی سے تحقیق کی ہے کہ سراجی چھٹی صدی کے اواخر کا شاعر ہے اور اس حوالے میں انہوں نے کئی حوالہ جات بھی پیش کیے جو مستند اور معقول بھی تھے۔

پروفیسر موصوف کو تعلیمات کے باب میں بھی عبور حاصل تھا۔ شیخ صنعان کی شخصیت اور ان کے منسوب داستان کی حقیقت کو بھی اپنی تحقیق سے پرویا۔ اس سلسلہ میں سید نفیسی نے ''جستجو در احوال و آثار فرید الدین عطار'' تحفۃ الملوک، تصنیف محمد غزالی، جس کی بازیافت مرحوم استاد مجتبیٰ مینوی کی کوششوں سے ہوئی ہے۔ مثنوی منطق الطیر استاد فیروز انضر اور ڈاکٹر زرین کوب ہیں۔ فاضل محقق نے اس کا بھی مطالعہ کیا اور تحقیقی نظریے سے ثابت کیا کہ موجودہ داستان کا ماخذ محمد غزالی کی تحفۃ الملوک سے بھی قدیم ہے۔ اس حوالے سے کئی مثالیں اور اسناد بھی پیش کیں۔ پروفیسر موصوف کی تالیفات میں سے ان کی مکاتیب سنائی بھی شامل ہے جو ۱۹۶۲ء میں علی گڈھ مسلم یونیورسٹی سے شائع ہوئی ہے۔ اس مجموعے میں سنائی کے سترہ مکتوب ہیں جس کے متون کی تصحیح و ترتیب موصوف نے پانچ نسخوں کی بنیاد پر کی۔ متن مکاتیب کے علاوہ مقدمہ مصحح ملحقات،

Scanned with CamScanner

تعلیقات، فہرست کلمات مخصوص شامل ہیں۔ تعلیقات کے باب میں ان مکاتیب کے مشمولات کے حوالے سے نہایت بیش قیمت و بصیرت افروز بحثیں شامل ہیں۔ جس سے مولف کے ژرف نگاہی، دانشوری اور محققانہ مساعی کا پتہ چلتا ہے۔

پروفیسر نذیر احمد صاحب کا شمار آسمان ادب کے ان درخشندہ ستاروں کی مانند ہے جس کی روشنی میں اضافہ ہوتا گیا۔ یونیورسٹی انتظامیہ کے اعلیٰ عہدوں پر فائز رہنے کے باوجود بھی تحقیق و تنقید کو مسلسل جاری رکھا۔ یہی نہیں بلکہ فارسی شعبے سے سبکدوشی کے بعد ان کا کام اور زور و شور سے بڑھنے لگا۔ عمر کے ساتھ ساتھ ان کی قلم میں بہت رفتار آئی۔ اسی عمر میں انہوں نے کئی ملکی اور بیرون ملک کی لیکچر، علمی سفر اور مذاکرات اور بحث و مباحثوں میں شرکت کی۔ اس کے علاوہ ''معارف'' اور غالب انسٹی ٹیوٹ دہلی کے مجلہ ''غالب نامہ'' کی ادارت بھی ان ہی کے سپرد تھی۔ جب کوئی شخص کسی بھی نیک کام کو بیگانہ سود و زیاں ہوکر یک سوئی سے انجام دے تو خدائے پاک اس کی پاداش میں آخرت کو دیتے ہی ہیں لیکن دنیا میں بھی کئی نوازشات سے نوازتے ہیں۔ یہی فاضل استاد کے ساتھ بھی ہوا اور تاوفات یہ سلسلہ جاری رہا۔ ۱۹۷۷ء میں صدر جمہوریہ ہند کی طرف سے انسٹی ٹیوٹ میں انعام کے حق دار قرار دئے۔ ۱۹۸۷ء میں حکومت ہند کی طرف سے پدم شری کے خطاب سے نوازے گئے۔ اسی سال خسرو اکیڈمی امریکہ نے ''خسرو انعام'' ان کی خدمت میں پیش کیا۔ ۱۹۸۸ء کو UNESCO نے ''سال حافظ'' قرار دیا۔ اس سے قبل پروفیسر نذیر صاحب نے اس بنیادی کام کی اہمیت اور عظمت کا اعتراف کرتے ہوئے خانہ فرہنگ ایران (دہلی) نے ان کو ''حافظ شناسی'' کا خطاب دیا۔ اس کے علاوہ ایران کے بھی دو انعامات دیکر ان کی ایران شناسی کا کھلے دل سے اعتراف کیا۔ یعنی ''جائزہ افشار'' جو تہران یونیورسٹی کی اعزازی ڈگری جو گزشتہ ربع صدی سے کسی کو بھی نہیں مل پائی۔

نذیر صاحب کی فکر و نظر صرف شعر و ادب تک ہی محدود نہیں تھی۔ انہوں نے علوم عقلیہ و نقلیہ کے ہر پنہاں گوشوں کو ظاہر کیا جو بعد کے محققین کیلئے مشعل راہ ثابت ہوئے۔ موسیقی کے میدان میں انہوں نے جو تحریر کیا، اس کو اہل علم کے حلقے میں درجہ

Scanned with CamScanner

استناد حاصل ہے۔ انہیں بیک وقت تینوں زبانوں فارسی، اردو اور انگریزی پر عبور حاصل تھا اور تینوں زبانوں میں ان کے مقالات و کتابیں منظر عام پر آئیں۔ اسی وجہ سے پروفیسر موصوف نے نہ صرف اپنا نام بلکہ پورے ملک کا نام ایران اور دوسرے ممالک میں روشن کیا۔ ایرانی علماء، ادباو شعراء، و مورخین جس طرح سعید نفیسی محمد معین اور ذبیح اللہ صفا کو عزت و احترام دیتے ہیں اسی صف میں نذیر صاحب کو بھی دیکھتے ہیں۔

''برھان قاطع'' محمد حسین تبریزی کی مشہور فرہنگ ہے۔ ۱۸۵۷ء کی پہلی جنگ آزادی کے دوران غالب کو جبراً خانہ نشین ہونا پڑا۔ اس وقت اپنے مطالعے کے لئے ان کے پاس یہی فرھنگ موجود تھی۔ غالب نے اس کی رد میں ایک کتاب ''قاطع برہان'' تحریر کی جس کی اشاعت پر اس وقت ایک تحریری جنگ چھڑ گئی تھی۔ غالب محمد حسین تبریزی کو جاہل مطلق سمجھتے ہیں۔ مگر یہ ایک عجیب اور دلچسپ اتفاق ہے کہ ''دساتیر'' جیسی جعلی کتاب کو دونوں حضرات نے انتہائی معتبر مانا ہے اور اس کو بطور شاہد پیش کرتے ہیں۔ دساتیر کا معاملہ بھی عجیب ہے اس کو کسی جعل ساز نے ایک مصنوعی زبان میں لکھ کر مشہور کر دیا کہ یہ زرتشیوں کی مذہبی کتاب ہے۔ غالب اور محمد حسین تبریزی کے علاوہ باقی کئی لوگوں نے بھی اس کو سچ مانا لیکن یہ پروفیسر موصوف کی باریک بینی اور تحقیقی بلندی ہے کہ اپنے گہرے مطالعے سے ثابت کر دیا کہ یہ کتاب جعلی ہے اور اس کے جواب میں کئی اسناد پیش کیں۔

غالب ہندوستان ہی نہیں بلکہ فارسی دنیا کے بہت عظیم شاعر ہیں۔ زبان اور اس کے مسائل کے اعتبار سے ''قاطع برہان'' شائع ہونے پر ان پر بہت تنقید ہوئی۔ پروفیسر نذیر صاحب کے مطالعے کا خاص موضوع بھی غالب ہی رہے ہیں اس لئے انہوں نے ''قاطع برہان'' کو اپنے مخصوص مطالعے کا ہدف بنایا اور ان کی تمام تر عظمتوں کا اعتراف کرنے کے ساتھ ان کی تمام غلطیوں کو بھی اہل علم کے سامنے واضح کر دیا جو ''برہان قاطع'' کا رد لکھتے ان سے سرزد ہوئی تھیں۔ پروفیسر نذیر احمد صاحب نے دساتیر کے ضمیمے کو تحریر کیا اور ہزاروں صفحات کے مطالعے کے بعد انہوں نے یہ ضمیمہ تحریر کیا جو بہت ہی عالمانہ اور محققانہ کاوشوں کا نتیجہ ہے۔

Scanned with CamScanner

پروفیسر نذیر احمد کی جو کتابیں اب تک شائع ہو کر منظر عام پر آئیں، ان کے نام یہ ہیں (۱) احوال و آثار ظہوری جو انگریزی میں لکھی ہے (۲) تحقیقی مطالعے (اردو) (۳) نورس (اردو) (۴) نورس (انگریزی) (۵) مکاتیب سنائی (انگریزی)۔ یہ کتاب کابل اور ایران سے بھی شائع ہوئی (۶) تاریخی اور ادبی مطالعے (اردو) (۷) دیوان حافظ (فارسی نسخہ۔ گورکھپوری) (۸) فرہنگ قواس (فارسی) (۹) دستور الافاضل (فارسی) (۱۰) دیوان حافظ (فارسی۔ نسخہ ترکی) (۱۱) کتاب الصیدنہ (فارسی) (۱۲) دیوان سراجی (فارسی)، (۱۳) تاریخی اور علمی مقالات (اردو ترجمہ کبیر احمد جائسی) (۱۴) نقد قاطع برہان (اردو) (۱۵) دیوان عمید لوئیکی (فارسی) (۱۶) زفان گویا (فارسی) (۱۷) فضائل بلخ لاردن (۱۸) غالب پر چند مقالات اردو (۱۹) فارسی قصیدہ گوئی (اردو) (۲۰) دیوان حافظ (فارسی مبنی بر مخطوط ۸۱۸ھ) (۲۱) دیوان حافظ (فارسی مبنی بر مخطوط مجموعہ لطائف و سفینہ ظرائف) تھے۔

پروفیسر نذیر صاحب نے اب تک جتنی کتابیں مرتب کر کے شائع کی ہیں، ان کی اس طویل متنی تحقیق سے ایک نئے طرز کی تحقیق، متنی تحقیق کیلئے سامنے آئی ہے۔ جس کو ملحوظ نظر لا کر جدید دور کے محققین اس دشوار راہ کو بہ آسانی طے کر سکتے ہیں۔ پروفیسر صاحب اچھے استاد، بہترین محقق، نقاد، فہرست نویس، مقرر، مخطوطات پر عالمانہ و محققانہ دسترس رکھنے کے ساتھ ساتھ بہت ہی حساس طبیعت کے مالک تھے۔ راقم کو چند بار پروفیسر صاحب کو سننے اور شریک دسترخوان ہونے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ جب بھی وہ بات سنتے تھے پوری توجہ سے سنتے تھے۔ طالب علمی کے زمانے میں جب بھی ان سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا تو ہر بار بہت ہی شفقت کے ساتھ احوال پوچھتے اور تحقیقی کام کے بارے میں بالخصوص پوچھتے تھے اور اپنے تجربے سے بہت سے نیک مشورے بھی دیتے تھے۔ اتنے بلند مرتبہ محقق جب بھی طالب علموں سے ملتے تھے خاص کر جب میری ملاقات ہوئی تو آپ مجھے میرے معیار کے مطابق زبان و بیان کو سمجھاتے تھے۔ آپ بہت ہی کم سخن تھے جو بھی بات کرتے تھے وہ بہت ہی معیاری اور دھیمی آواز میں کہتے تھے۔

نذیر صاحب نے بے شمار تحقیقی و تنقیدی مقالے لکھے جو ہند اور بیرون ہند چھپے

Scanned with CamScanner

افغانستان، ایران، کویت، پاکستان وغیرہ کے رسائل میں شائع ہوئے۔ یہ مقالے اردو اور فارسی زبان، ادب، تاریخ، تمدن، فن خطاطی، لغت، طب اور موسیقی وغیرہ کے بارے میں اہم معلومات بہم پہنچاتے ہیں۔ ان میں سے بہت سے مقالوں کا ترجمہ اردو، فارسی، پشتو، انگریزی اور روسی زبانوں میں ہو چکا ہے۔ آپ کے شائع شدہ مقالات کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نگار، لکھنو

☆ فارسی، ساقی نامہ، ستمبر ۱۹۴۷ء

☆ عرفی شیرازی، دسمبر ۱۹۴۷ء

☆ سنجر کاشانی، اگست۔ اکتوبر ۱۹۴۷ء

☆ خان خانان اور اس کی مدح، مارچ۔ اپریل، ۱۹۴۸ء

☆ فارسی کی تمدنی اہمیت، جون ۱۹۵۵ء

معارف، اعظم گڑھ

☆ ظہوری کا مولد، مئی ۱۹۴۷ء

☆ گلزار ابراہیم وخوان خلیل، مارچ ۱۹۴۸ء

☆ اردو شہ پارہ پر ایک نظر، مارچ ۱۹۵۰ء

☆ وحشی یزدی، جولائی۔ اگست ۱۹۵۲ء

☆ خلاصۃ الاشعار، نومبر ۱۹۵۳ء

☆ کتاب نورس کے مخطوطات، جولائی ۱۹۵۴ء

☆ مینا بازار کا مصنف، جولائی اگست ۱۹۵۴ء۔

☆ بگیر کاشانی کا مرثیہ، نومبر ۱۹۵۳ء۔

☆ مینا بازار پر ایک نظر، ستمبر ۱۹۵۴ء۔

☆ اسد بیگ قزوینی، مارچ ۱۹۵۵ء۔

☆ شیخ سماء الدین دہلوی، جنوری، فروری ۱۹۵۵ء۔

☆ مینا بازار کا مصنف ظہوری نہیں، اپریل اگست ۱۹۵۵ء

Scanned with CamScanner

☆ عرفات العاشقین، جنوری فروری ۱۹۵۶ء۔

☆ خلاصۃ الاشعار کے ایرانی نسخے، جون ۱۹۶۵ء۔

☆ کچھ کتاب نورس کی بابت، مارچ اپریل ۱۹۶۵ء۔

☆ دیوان حافظ میں الحاق، جنوری۔فروری ۱۹۵۷ء۔

☆ حافظ اور ہندوستان، مارچ ۱۹۵۷ء۔

☆ ایران کے کتاب خانے، اپریل مئی، ۱۹۵۷ء۔

☆ فارسی کے چار نایاب تذکرے، جون ۱۹۵۷ء۔

☆ قاسم کاہی کے حالات پر مزید روشنی، جولائی اگست، ۱۹۵۷ء۔

☆ فارسی میں صوت شناسی، نومبر ۱۹۵۷ء۔

☆ خانوادۂ نور جہاں، جولائی، ستمبر ۱۹۵۸ء۔

☆ مطہر اور شرح مخزن الاسرار، جنوری ۱۹۶۷ء۔

☆ عبدالقادر نورس اور اس کا کلام، جون ۱۹۶۹ء۔

☆ حکیم سنائی غزنوی پر بین الاقوامی سیمنار، اگست ۱۹۷۹ء۔

☆ ایضاً، ستمبر ۱۹۷۹ء۔

☆ سنائی کا مذہب، نومبر ۱۹۷۹ء۔

☆ سنائی کا مذہب، دسمبر ۱۹۷۹ء۔

☆ مولانا شبلی اور ان کی فارسی خدمات، جنوری ۱۹۸۰ء۔

☆ مولانا شبلی اور ان کی فارسی خدمات، فروری ۱۹۸۰ء۔

☆ قرآن کریم اور اس کی نسبت سے بعض علوم کی ایجاد و ترقی، مئی ۱۹۸۰ء۔

☆ قرآن کریم اور اس کی نسبت سے بعض علوم کی ایجاد و ترقی، جون ۱۹۸۰ء۔

☆ قرآن کریم اور اس کی نسبت سے بعض علوم کی ایجاد و ترقی، جولائی ۱۹۸۰ء۔

☆ کیا مصباح الارواح کا مصنف جمالی دہلوی تھا؟ اپریل ۱۹۸۱ء۔

☆ سعدی شیرازی کی ولادت کے سلسلے کی چند داخلی شہادتوں کا تجزیہ، جون ۱۹۸۳ء۔

☆ اسلامی تمدن میں علم کی روایت اور اس سے متعلقہ مسائل، مارچ ۱۹۸۵ء۔

Scanned with CamScanner

☆ اسلامی تمدن میں علم کی روایت اور اس سے متعلقہ مسائل، اپریل ۱۹۸۵ء
☆ حمید الدولہ ابوالحسن فائق الخاصہ، اگست ۱۹۸۸ء۔
☆ کچھ سعدی شیرازی کے بارے میں، مئی ۱۹۸۹ء
☆ کچھ سعدی شیرازی کے بارے میں، جون ۱۹۸۹ء
☆ کیا دیوان قطب الدین دیوان خواجہ بختیار کاکی کا ہے، جون ۱۹۹۰ء
☆ تاج الدین محمود اشہنی چھٹی، ساتویں صدی ہجری کے عارف، شاعر و ادیب، مئی ۱۹۹۱ء۔
☆ میر محمد مومن عرشی اکبر آبادی، جنوری ۱۹۹۳ء۔

اردو ادب، علی گڑھ

☆ کتاب نورس، ۱۹۵۲ء
☆ غالب اور ظہوری، ۱۹۵۳ء
☆ شیخ جمالی دہلوی، ۱۹۵۴ء
☆ نظیری نیشاپوری، ۱۹۵۴ء
☆ عماد الدین نیازی، جولائی ۱۹۵۵ء
☆ لباب الالباب کا ایک مخطوطہ، ستمبر ۱۹۵۵ء
☆ غالب اور عرفی
☆ نظیری کا اثر غالب پر ۵۶-۱۹۵۵ء
☆ قطب الدین فیروز بیدری اور اس کا پرت نامہ، جون ۱۹۵۷ء
☆ فیروز بیدری، جولائی ۱۹۵۷ء
☆ نہ سپہر، اکتوبر ۱۹۵۷ء
☆ مقیمی اور مقیم استر آبادی، دسمبر ۱۹۵۷ء
☆ معراج العاشقین کا نیا ایڈیشن، دسمبر ۱۹۵۷ء
☆ فارسی میں ث اور ذال کا وجود، مارچ ۱۹۵۸ء
☆ مشتاق بہمنی کے زمانے، جون ۱۹۵۸ء

Scanned with CamScanner

مجلہ علوم اسلامیہ، علی گڑھ

☆ اردو میں تحقیق، جون ۱۹۶۰ء

☆ دیوان حافظ کا قدیم ترین مخطوطہ، ۱۹۶۰ء

☆ دیوان کلیم، ۱۹۶۰ء

☆ فرہنگ تحفۃ المعادۃ

☆ فرہنگوں میں غلط فارسی الفاظ

☆ برہان قاطع، ۱۹۶۹ء

☆ خود اپنے زمانے میں ۱۹۷۹ء

☆ فرہنگ وفائی اور اس کا قدیم ترین مخطوطہ، ۸۰-۱۹۷۸ء

☆ دینی تعلیم، ۱۹۸۸ء

☆ تصحیفات اور فارسی لغات، جون دسمبر ۱۹۶۷ء

☆ فرہنگ جعفری، ج ۱۵، ش ۱-۲

☆ مونس الاحرار کلاتی اصفہانی، ج ۱۷، ش ۱-۲

☆ میر محمد کشفی اور ان کی تصنیف مناقب مرتضوی، ج ۱۶، ش ۱-۲، ۱۹۹۰ء-۱۹۹۱ء

☆ قطعات تاریخی کی ایک اہم تالیف مجمع الواصلین، ج ۱۸، ش ۱-۲

فکر ونظر، علی گڑھ

☆ حافظ کے دو قدیم ترین ماخذ، ۱۹۶۰ء

☆ تاریخ گجرات کا ایک نادر مخطوطہ، ۱۹۶۰ء

☆ ایک قدیم فرمان کے بارے میں آزاد بلگرامی، ۱۹۶۰ء

☆ دساتیر، ۱۹۶۰ء

☆ اردو پر زردشتی اثر، اپریل ۱۹۶۱ء

☆ مونس الاحرار کلاتی، اکتوبر ۱۹۶۱ء

☆ دیوان انوری، جنوری ۱۹۶۲ء

☆ دیوان سراجی، جنوری ۱۹۶۲ء

Scanned with CamScanner

☆ چہار مقالہ، اپریل ۱۹۶۲ء

☆ اردو زبان پر فارسی کا اثر، اکتوبر ۱۹۶۲ء

☆ مغل دربار کی فارسی شاعری، جنوری ۱۹۶۳ء

☆ عوارف المعارف، جولائی ۱۹۶۳ء

☆ اردو ادب میں علوم اسلامی، اکتوبر ۱۹۶۳ء

☆ فارسی آرتھوگرافی، جولائی ۱۹۶۴ء

☆ تیرہویں صدی کا ایک اہم فارسی شاعر، اکتوبر ۱۹۶۴ء

☆ مولانا حامد قلندر، اپریل ۱۹۵۶ء

☆ فراید غیاثی میں ہندوستانی عنصر، اکتوبر ۱۹۶۵ء

غالب نامہ، غالب انسٹی ٹیوٹ، نئی دہلی

☆ غالب نقادِ سخن کی حیثیت سے، جنوری ۱۹۸۱ء

☆ کھنبایت کے چند کتبات، جنوری ۱۹۸۱ء

☆ روان، تلفظ اور معنی، جولائی ۱۹۸۱ء

☆ نقد قاطع برھان، جولائی ۱۹۸۱ء

☆ نقد قاطع برھان، جنوری ۱۹۸۲ء

☆ نقد قاطع برھان، جولائی ۱۹۸۲ء

☆ فرہنگ شیر خانی، جولائی ۱۹۸۳ء

☆ فرہنگ قواس کا ایک جعلی نسخہ، جولائی ۱۹۸۳ء

☆ اردو اور فارسی کی ایک اہم تاریخی تلمیح، ایاز، جنوری ۱۹۸۴ء

☆ غالب فرہنگ نگار کی حیثیت سے، جولائی ۱۹۸۴ء

☆ بت خانہ محمد صوفی مازندرانی کا ایک نادر نسخہ بھوپال میں، جنوری ۱۸۹۵ء

☆ ابے چند نامہ، جنوری ۱۹۸۶ء

☆ فرہنگ زفان گویا، جنوری ۱۹۸۶ء

☆ تخریج و تعلیقات کی اہمیت، جنوری ۱۹۸۷ء

Scanned with CamScanner

☆غالب کے ایک اردو خط کے چند لغوی مسائل، جولائی ۱۹۸۷ء

☆پنج آہنگ کا آہنگ دوم، جنوری ۱۹۸۸ء

☆البیرونی کی کتاب آثار الباقیہ کے ایک جز کی تحلیل، جنوری ۱۹۸۸ء

☆قادر کا ایک نودریافت دکنی مرثیہ، جولائی ۱۹۸۸ء

☆غالب کے ایک خط کے بعض توضیحی امور، جنوری۔ جولائی ۱۹۸۹ء

☆فارسی زبان وادب سے متعلق پروفیسر محمود شیرانی کی تحقیقات (ایک جائزہ)، جولائی ۱۹۹۰ء

☆دستنبو اور دساتیر

☆شیرانی کی تحقیقات پر ایک نظر، جولائی ۱۹۹۰ء

☆متون کی تصحیح وتنقید میں تخریج وتخلیقات کی اہمیت، دسمبر ۱۹۹۱ء

☆غالب کے ایک خط کے بارے میں چند توضیحات، جنوری ۱۹۹۱ء

☆لفظ بیرنگ غالب کے ایک شعر میں، جولائی ۱۹۹۱ء

☆استاد احمد معمار تاج محل کے بارے میں کچھ نئی معلومات، جولائی ۱۹۹۱ء

☆ظہور الاسرار اور مطہرہ کرہ، ایک گزارش، جنوری ۱۹۹۲ء

☆غالب کے ایک خط کے بعض امور کی توضیح، جولائی ۱۹۹۲ء

☆ابو منصور فعابی کے چند تاریخی منظومات (غزنوی اور سامانی دور کے اہم ماخذ)

☆دستنبو اور غالب، جولائی ۱۹۹۳ء

☆اداریہ، جنوری ۱۹۹۳ء

☆غالب کے بعض اردو خطوں سے متعلق کچھ علمی اور ادبی مسائل، جنوری ۱۹۹۴ء

☆رسائل اعجاز خسروی کا تیسرا رسالہ، جنوری ۱۹۹۴ء

برہان، دہلی

☆پنج آہنگ، جنوری ۱۹۸۸ء

☆البیرونی، جنوری ۱۹۸۸ء

☆اردو خط، لغوی مسائل، جولائی ۱۹۸۷ء

☆ متون کی تصحیح، جنوری ۱۹۸۶ء

☆ اجے چند، جنوری ۱۹۸۶ء

☆ زفان گویا، جنوری ۱۹۸۶ء

☆ بت خانہ، جنوری ۱۹۸۵ء

☆ غالب فرہنگ نگار، جولائی ۱۹۴۸ء

☆ ایاز، جنوری ۱۹۸۴ء

☆ شیر خانی، جولائی ۱۹۸۳ء

☆ قواس جعلی، جولائی ۱۹۸۳ء

ہماری زبان، علی گڑھ

☆ ھمزہ کا املا، اکتوبر ۱۹۵۶ء

☆ مشتاق بہمنی کے متعلق کچھ تازہ مود، دسمبر ۱۹۵۸ء

☆ نوسرھر کے متعلق کچھ تازہ مواد، جون ۱۹۵۹ء

☆ کیا مشتاق بہمنی دور کا شاعر تھا، اگست ۱۹۵۹ء

نوائے ادب، علی گڑھ

☆ اردو کی نشو ونما میں ایرانی علماء کی خدمات، جولائی ۱۹۵۷ء

☆ دساتیر کا علمی مطالعہ، اکتوبر ۱۹۵۷ء

☆ بھگ متی کا افسانہ اصلی ہے یا جعلی، مئی ۱۹۵۸ء

آج کل

☆ ظہور بن ظہور اور اس کا اردو کلام، دسمبر ۱۹۵۸ء

تکمیل الطب لکھنو

☆ ایرانی طب کا مختصر خاکہ، ۱۹۵۶ء

معاصر، پٹنہ

☆ محمد قاسم سروری کاشانی، اکتوبر ۱۹۵۸ء

☆ قدیم اور شاعر لطفی کے زمانے کا تعین، جولائی ۱۹۵۹ء

Scanned with CamScanner

☆ دیندار خانی شیرازی، اکتوبر ۱۹۵۹ء

آہنگ، دہلی

☆ فارسی کے ساقی نامے، نومبر ۱۹۵۸ء

نیا ادب، لکھنو

☆ شاہ تراب چشتی، نومبر ۱۹۵۸ء

فارسی سوسائٹی، علی گڑھ

☆ فارسی کا مستقبل ہندوستان میں، اگست ۱۹۵۸ء

اورینٹل کانفرنس، حیدر آباد، اکتوبر ۱۹۵۳ء

☆ مثنوی تنقیح الاشعار

☆ مثنوی منبع الانہار

☆ عادل شاہی خطاطی

اورینٹل کانفرنس، انا مالائی، دسمبر ۱۹۵۵ء

☆ خلاصۃ الاشعار کے نسخے

اورینٹل کانفرنس، دہلی ۱۹۵۷ء، دسمبر

☆ تحریک اعظم کیوان

اورینٹل کانفرنس، بھبھنشور

☆ مرغوب القلوب شمس تبریز کی مثنوی

اورینٹل کالج میگزین

☆ تذکرۂ میخانہ کا ایرانی نسخہ، نومبر ۱۹۵۶ء

☆ تکملہ میخانہ (فارسی متن) مئی۔اگست ۱۹۵۷ء

☆ فردی اسرابادی، نومبر ۱۹۵۸ء

☆ خیام کی بعض کامیاب تحریریں، نومبر ۱۹۵۹ء

علی گڑھ میگزین

☆ تاریخی تحقیق کے بعض مسائل

Scanned with CamScanner

تاریخ ادب اردو، علی گڑھ

☆ دیوان شاہ کمال الدین حسینی کا ایک مخطوطہ، اگست ۱۹۵۸ء

☆ بیجاپور میں اردو ادب کا ارتقا، ۱۹۶۰ء

ہسٹری جرنل

☆ معمار تاج محل کے خانوادہ پر مزید روشنی، فروری ۱۹۵۹ء

☆ نذر محمد قلی قطب شاہ، شاہی سلاطین کی ادب نوازی

☆ اُردو رسم خط کے متعلق ایک گزارش

نقوش، لاہور، پاکستان

☆ اُردو میں تحقیق، ۱۹۵۹ء

☆ متنی تحقیق کی مشکلات، مارچ ۱۹۶۳ء

☆ ابن حسام، محمد تغلق کے عہد کا شاعر، اپریل ۱۹۶۶ء

یونیورسٹی جرنل، شعبہ فارسی کلکتہ

☆ فاریاب کی تاریخ

انڈو ایرانیکا

☆ لباب الالباب (فارسی)

نذر رحمان، ۱۹۶۶ء

Scanned with CamScanner

تاریخ ادب اردو، علی گڑھ

☆ دیوان شاہ کمال الدین حسینی کا ایک مخطوطہ، اگست ۱۹۵۱ء

☆ بیجاپور میں اردو ادب کا ارتقا، ۱۹۶۰ء

ہسٹری جرنل

☆ معمار تاج محل کے خانوادہ پر مزید روشنی، فروری ۱۹۵۹ء

☆ نذر محمد قلی قطب شاہ، شاہی سلاطین کی ادب نوازی

☆ اردو رسم خط سے متعلق ایک گزارش

نقوش، لاہور، پاکستان

☆ اردو میں تحقیق، ۱۹۵۹ء

☆ متنی تحقیق کی مشکلات، مارچ ۱۹۶۳ء

☆ ابن حسام، محمد تغلق کے عہد کا شاعر، اپریل ۱۹۶۶ء

یونیورسٹی جرنل، شعبہ فارسی کلکتہ

☆ فاریاب کی تاریخ

انڈو ایرانیکا

☆ لباب الالباب (فارسی)

نذر رحمان، ۱۹۶۶ء

☆ فیروز تغلق کے عہد کے شعراء

نذر مختار مجلس نذر مختار، نئی دہلی، ۱۹۸۸ء

☆ پروفیسر مختار الدین احمد - ایک دوست

☆ امیر خلف بن احمد بادشاہ سیستان

عابدی نامہ ۱۹۹۰ء

☆ تاثراتی

Scanned with CamScanner

رسالہ اردو:

☆ فارسی زبان وادب سے متعلق پروفیسر محمود شیرانی کی تحقیقات، ایک جائزہ، ۱۹۸۰، ج ۵۴ ش ۴

منادی، نئی دہلی

☆ فوائد الفواد میں مندرج چند تاریخی وادبی امور کا جائزہ، ۱۹۸۱، ج ۵۶ ش ۱۱

اردو، کراچی

☆ زفان گویا میں ہندوستانی عنصر، جولائی ۱۹۶۷ء

☆ ادات الفضلا میں ہندوستانی عنصر، اکتوبر ۱۹۶۷ء

اسلام اور عصر جدید، (ذاکر حسین انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز، جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی)

☆ کچھ سعدی شیرازی کے بارے میں، اپریل۔ جولائی ۱۹۸۹ء

صحیفہ (نمبر ۴۴)

☆ خلجی اور تغلق کے عہد کے چند غیر معروف شاعر

تحریر، دہلی

فارسی تحریر اور اس کا فارسی فرہنگوں پر اثر، ۱۹۶۸ء

دانش، اسلام آباد، پاکستان

☆ شمس الدین التمش کے عہد کا ایک نامور امیر، عز الدین بختیار، بہار ۱۳۶۶، ش ۹، خدا بخش جرنل پٹنہ

☆ فارسی اور ہندوستان

☆ مخطوطہ شناسی میں املائی خواص کی اہمیت (کلیات سلمان ساوجی)

☆ نو دریافت سلمان ساوجی

☆ حیدر آبادی ہندو

تحقیق، سندھ یونیورسٹی، نیو کیمپس جام شورو

☆ سفینہ نزہت المجالس، ش ۴، ۱۹۹۰ء

☆ خاندان جہانی، ش ۴، ۱۹۹۰ء

☆ چچ نامے میں منقول فارسی اشعار ایک گزارش ـ ش د ۱۹۹۱ء

☆ سندھ، عمران کی سیاسی و ثقافتی تاریخ کے چند نئے ماخذ ش ۶، ۱۹۹۲ء

☆ فرہنگ قواس کا نسخہ رامپور اور اس کے ذیلی حاشیے ش ۶، ۱۹۹۲ء

☆ لسان الشعراء ش ۷، ۱۹۹۳ء

گوشہ نذیر احمد مشتمل بر چہار مقالہ ش ۸، ۱۹۹۴ء

☆ فیروز شاہ تغلق کے عہد کا ایک فارسی لغت نگار (۱۹۹۲ء میں لکھا)

☆ فارسی کے چند قطعات سے متعلق یادداشتیں

☆ نقطوی مذہب اور اس کا عروج اکبر کے عہد میں

☆ مولانا آزاد لائبریری کے فارسی مخطوطات پر ایک نظر

مولانا امتیاز علی عرشی، غالب انسٹی ٹیوٹ، دسمبر ۱۹۹۱ء

☆ ظہور الاسرار اور مظہر کرد۔ ایک گزارش

رھنمای کتاب، تہران

☆ فرہنگ نویسی فارسی ۱۹۶۴ء

☆ شاہ عباس و حکمران قطب شاہی دکن

بررسی تاریخ تہران

☆ تعلقات فرہنگی ابراہیم عادل شاہ با پادشاہ صفوی

ایران نامہ، تہران

☆ کشف یک نسخہ خطی گورکھپور

☆ نظری در دیوان حافظ

☆ ماجرای چگونگی کشف یک نسخہ خطی قدیمی دیوان حافظ در گورکھپور، سال پنجم

ش ۳، بہار ۱۳۶۶

قند پارسی، رایزنی فرہنگی ... سفارت جمہوری اسلامی ایران، دہلی نو

☆ گزارش مختصری در بارۂ جستجوی فردوسی، بہار ۱۳۷۰ (۱۹۹۱ء) ش ۲، ۳

☆ خواجوی کرمانی و مرشد او شیخ امین الدین کازرونی، بہار ۱۳۷۳ (۱۹۹۴ء)

Scanned with CamScanner

☆ گزارش و تاودر بارۂ قطعہ ای از "سعدی" بہار ۱۳۷۳ (۱۹۹۴) ش ۷

☆ تاریخ در گذشت سنائی، تابستان ۱۳۷۱ (۱۹۹۳ء) ش ۵۔

☆ تاثیر "مجیر بیلقانی" در اشعار "سراجی خراسانی" زمستان ۱۳۷۲ (۱۹۹۳)

کیہان فرہنگی، تہران

☆ زبان فارسی در شبہ قارۂ ہند، تیر ماہ ۱۳۷۱، سال نہم، ۴۰۔

نذر زیدی، نئی دہلی، ۱۹۸۰ء

☆ ارسلان جاذب، ممدوح فردوسی

آیندہ ایران

☆ عبداللطیف عباسی گجراتی، سال ۱۷، ش ۵۔۸، مرداد۔آبان، ۱۳۷۰

☆ عبداللطیف عباسی جراتی، سال ۱۹، ش ۱۔۳ فروردین۔خرداد، ۱۳۷۲ء

☆ عبداللطیف عباسی جراتی، سال ۱۹، ش ۴۔۶، تیر۔شہریور، ۱۳۷۲ء

ایران شناسی تہران

☆ دربارۂ ممدوح منیری، سال ۵، ش ۱، بہار ۱۳۷۲

☆ دربارۂ دو دیوان حافظ چاپ قزوینی و خانلری

☆ امیر خلف بن احمد۔ ش ۱، بہار ۱۳۶۸ء

ان شائع شدہ مقالوں کے علاوہ چھ اور مقالے جو شائع نہیں ہوئے ہیں

☆ شاہ عباس بحکمران قطب شاہ گولکنڈہ (فارسی)

☆ نصیب الاخوان مطہر (فارسی)

☆ البیرونی کتاب الصیدنہ (فارسی)

☆ منابع حقیقی حافظ کہ در ہند وجود دارد (فارسی)

☆ قدیم ترین کتب فارسی کہ در دکن نوشتہ شدہ (فارسی)

☆ خواجہ گیسو دراز کے رسائل پر ایک نظر

☆ شاہ صدرالدین کی تصانیف اور اس کا زمانہ

☆ سید نوراللہ بخاری کے مخطوطے

Scanned with CamScanner

☆ مثنوی سراج انقلاب

☆ سید علی ہمدانی نہ چہل حدیث

☆ قصہ ابوشحادہ کا مصنف شاہ عبدالقادر بیدل

☆ چچ نامہ میں منقول فارسی اشعار کے بارے میں ایک نظر

☆ ساتویں صدی ہجری کا ایک اہم مجموعہ رباعیات فارسی نزہت المجالس

☆ سامانی دور کے وزرا کا ایک نامور خاندان یعنی خاندان جیہانی

☆ خطبہ استقبالیہ (بین الاقوامی غالب سمینار، ۲۰ دسمبر ۱۹۹۱ء)

☆ ایضاً (بین الاقوامی غالب سمینار، ۲۴ دسمبر ۱۹۹۳ء)

☆ ایک مقالہ سید جعفر حمیدی نے ''تاثیر زبان فارسی در شعر بہار'' لکھا، مجلہ آشنا، تہران سے شائع ہوا۔ اس میں غلطیاں تھیں، نذیر صاحب نے اس پر ایک مضمون لکھ کر ان غلطیوں کی طرف اشارہ کیا ہے۔

☆ ''نظری در بارہ احیاء العلوم'' کے عنوان سے نذیر صاحب نے ان اغلاط کی طرف نشاندہی کی جو کتاب احیاء العلوم میں موجود تھیں اور جس کو بنیاد فرہنگ ایران نے شائع کیا تھا۔

نذیر صاحب کے ان مضامین کی فہرست ذیل میں درج کی جارہی ہے جو انگریزی رسائل میں شائع ہوئے۔

History of Adil Shahis. U P Education Allahabad. Oct. 1947.

Gulzar-i-Ibrahim. Proceedings of All India Oriental Conference. Vol.I.

Kitab-i-Nauras. Islamic Culture. July 1954. vol. 28

Lahjat-i-Sikandar Shah, a unique book on Indian music of the time of Sikandar Lodi (1489-1517)

Islamic Culture vol.28. 1954 and proceedings of the History Congress.

Farrukh Hussain the royal artist at the court of Ibrahim Adil

Shah II and his paintaings. Islamic Culture, Hyderabad, vol. 30, Jan. 1956.

Imad-ud-Din Raizi and has Baghistan. Islamic Culture. Oct-Jan 1956-57.

Nuqtavi Tahri. Indian Council for Cultural Relations, Delhi, June, 1957

Taqi Auhadi, the most important Persian Tadkira writer of the last quarter of the 10th 16th and first half of the 11th/17th century and his unique tadkira Arafat-e-Ashiqeen. Islamic Culture, Hyderabad Oct.1958, vol.32.

Dastarul Afazil and its author, Indi Iranica 1967, vol.20

Farrukh Beg and Farrukh Hussain the royal artists at the court of Ibrahim Adil Shah II and their paintaings. Islamic Culture, Hyderabad, April 1961

Original Pieces of Sanai. Oriental Conference, Srinagar, 1961.

Al-Beruni's Kitab As Saiydana and its Persian Translation. Indo Iranica vol. 14. Sept.1961

A very important Ms of the Lubab. Indo Iranica June, 1962

Indian element in early Persian Lexicons Nazr-i-Malikram

Urdu element in Adat, Oriental College Magazine

Influence of Dasatir on Ghalib. Ghalib International Seminar 1968.

Dasturul Afazil

Adil Shahi Diplomatic Mission to the court of Shah Abbas. Islamic Culture. vol 43 1969.

Letters to the rulers of Deccan to Shah Abbas of IRan.

Scanned with CamScanner

[illegible]a vol 1, 1969

Ta[illegible] Mss. Artistic and Historical value in Indian collections

Shah Khalilullah Khusnawis, the royal calligraphist of the Adil Shahi Court, Islamic Culture, vol 44, 1970

A review of the Tarikh-i-Baihaq

Burhan-i-Qati and Huzwarish

A poet of the time of Sharqi kings of Jaunpur

The oldest Persian translation of the "Awariful Ma'arif, Indo Iranica, vol 25, 1972

Rashiduddin Fazlullah an his Aswila wa Ajwiba

Zahiruddin Abdur Rahman bin Ali Bazghush Shirazi and his Persian translation of the Awariful Ma'arif, Islamic Culture, vol 27, 1974

Kitab ul Abniya

Imamuddin Husain Riyazi, the grandson of Nadirul 'Asr Ustad Ahmad, the architect of the Tajmahal and his Tadkira-i-Baghistan, Islamic Culture, vol 30, 1956 and vol 31, 1957

Some original prose and poetical pieces of Hakim Sanai, Indo Iranica, June, 1963, vol 16

Nizamul Mulk Junaidi, the Prime Minister of Iltutmish, International Congress of Orientalist, Delhi, Jan 1964

Some Historical Light on Mukran, Islamic Culture, April 1964

A very old source of Hafiz's Ghazals, Indo Iranica, 1985, vol 18

Scanned with CamScanner

Some Indo Persian Poets of 13th century. Yazdani commemoration volume. 1965

Persian Studies Past and Present Extention Lecture, Lucknow University, Feb. 1966.

Some LIttle known Poets of Muhammad Tughluq's Reign, Indo Iranica, June, 1966, vol. 19

Khalilullah, the royal Calligraphist at the court of Bijapur, Nazr-i-Zakir volume.

Arab and Persian Studies in India, Presidential Address, All India Oriental Conference XXIII Session. Arabic and Persian Section, Aligarh Oct 1966

Persian Influence on Indian Language, on the occasion of coronation of the Emperior of Iran

Correspondence of Tughlaq Sultans with contemporary IRanian Monarchs, coronation of the Emperor of Iran.

A Portriat of Ibrahim. Adil Shah II by Farrukh Beg. Indo Iranica, Iran Society Silver Jubilee Souvenir. 1944-69

Bijapuri Relations with Shah Abbas, Islamic Culture.

Court Calligraphist of Bijapur, Islamic Culture, Hyderabad

Ibrahim Adil Shah's Diplomatic Relations with Safavid.

Muhammad Sadiq Isfahanai, on Official of Bengal of the Time of Shah Jahan. Indo Iranica. vol. 24 1971

Clasical Persian Poets in Amir-i-Khusrau's Ejaz-i-Khusravi

Amir-i-Khusrav as a Critic. A Study based on the Dibacha-i-Gurratul Kamal, Amir Khusrau Memorial Volume. 1975

Amir-i-Khasrau and his secularism

Scanned with CamScanner

Amir-i-Khasrau as a poet and scholar

Farabi and his native place

A critical evaluation of Baihaqi's accounts about Indian expedition during the reign of Masud of Ghazna, Afghanistan, Indo Iranica, vol.24, 1972

Amid Loiki a seventh century Persian poet, his life, times and writings, Islamic Culture, 1977

Badruddin Turku Sistani and his writings, Afghanistan, Indo Iranica, vol 24, 1972

Misunderstanding about Aid Loiki

Abdul Aziz Wayazi, a biographer of the two saints of Deccan

Jahangir's Album of Art Muraqqa-i-Gulshan and its two [illegible] Shah [illegible] Paintings

Some cultural and literary remains of Emperor Humanyun's visit to Iran and back to india, Iranic. vol. 28, 1975

Ibn-i-Sina's contribution to Persian language and literature, Indo Iranica, vol 34, 1981

Researchers in Persian in India, Scope and Problems, Indo Iranica, vol 35, March-June, 1982

A few historical references in the Gulistan and some textual notes, Indo Iranica, vol.36, March-Dec. 1983

Credibility of the Diwan of Hafiz pubi'shed by the late Mohammad Qazwini and Dr. Khanlar, Indo Iranica, vol 40, 1987

A brief introduction to the Khulasatul Ashar, a general biography of Persian poets by Taqi Kashani and some of

Scanned with CamScanner

ts rare Mss. On various libraries of Iran (All India Oriental Conferences). Islamic Culture. 1955

Nazim of Tabriz, the author of the Nazim-i-Guzida proctrans All India Oriental Conference 1957.

A Scottish orientalist J.B Gilchrist and his works. Libri, Islamic Culture vol 28, 1978

Traces of Persian Influences in China and South East Asia during the 14th and 15th century A.D studies in Islam. Islamic Culture, vol18. Jan-April, 1981.

The Influence of Persian and Persian Culture in India. Indo Iranica. March-June. September. December, 1984

Rashiduddin Fazlullah. a great Muslim historian and scientist of the early 14th century Studies in History of Medicianes and Sciences vol 10-11. 1986-87

Ahmad bin Abdullah Khujistani Majallay -i-Tahqiqat-i-Farsi. Bayaz Anjuman-i-Farsi. Delhi. vol 1-2 1986

Scanned with CamScanner